جشن نزول قرآن

قرآن اکیڈمی' کراچی میں
محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا دورۂ ترجمہ قرآن

یہ ۱۵/ ستمبر ۹۷ء کی شب تھی۔ لاہور میں ایک مشاورتی اجلاس میں شرکت کے بعد واپسی کے لئے گاڑی میں سوار ہوا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی "نوید بھائی" دیکھا تو یہ برادرم آصف حمید تھے۔ نگران انجمن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے "سب سے چھوٹے" صاحب زادے -- وہ مجھے ایک طرف کو لے گئے اور سرگوشی کرنے لگے :

"ابّی اِس سال رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن کرنے اور اس کی ایسی ویڈیو ریکارڈنگ کرانا چاہتے ہیں جو سیٹلائیٹ کے ذریعہ بھی نشر کی جاسکے۔ قرآن اکیڈمی لاہور کے اطراف میں ٹریفک کا شور بہت زیادہ ہے اور یہاں ریکارڈنگ میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ ریکارڈنگ مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی کراچی میں ہو"۔

برادرم آصف حمید کی خواہش کا سن کر میرے وجود میں خوشی و شادمانی کی لہر دوڑ گئی اور ایسا جوش و خروش پیدا ہوا کہ کراچی آتے ہی میں نے یہ تجویز شیخ جمیل الرحمٰن صاحب مدّظلہٗ کے سامنے رکھی۔ نتیجتاً انہوں نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے کراچی میں دورۂ ترجمہ قرآن کرنے کی درخواست ایک ایسے مدلل خط کے ذریعہ کی کہ ڈاکٹر صاحب نے بلا تأمل شیخ صاحب کی درخواست کو منظور فرمالیا۔

ڈاکٹر صاحب سے منظوری حاصل ہوتے ہی شیخ صاحب نے دورۂ ترجمہ قرآن کے انعقاد کے لئے جملہ انتظامات کا خاکہ بنایا اور انجمن خدام القرآن سندھ کی مجلس منتظمہ سے اس کی منظوری حاصل کی۔ ان انتظامات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور عبدالواحد عاصم صاحب کمیٹی کے ناظم مقرر ہوئے۔

دورۂ ترجمہ قرآن کے حوالے سے ابتدائی اور سب سے اہم کام اس کی تشہیر کا تھا۔

راقم نے شیخ صاحب کی راہنمائی میں تشہیری مواد تیار کیا' صدر انجمن عبداللطیف عقیلی صاحب اور عبدالواحد عاصم صاحب سے منظوری حاصل کی اور اب اسے عوام الناس تک پہنچانا تھا۔ امیر تنظیم اسلامی حلقہ سندھ بلوچستان جناب نسیم الدین صاحب کی قیادت میں رفقائے تنظیم اسلامی نے بھرپور محنت کی۔ تمام پوسٹرز چسپاں کر دیئے گئے اور ہینڈ بلز دستی یا بذریعہ ڈاک لوگوں تک پہنچائے گئے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار خطوط کے ذریعہ ذاتی طور پر اراکین و وابستگان انجمن کو اس پروگرام سے آگاہ کیا گیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مذکورہ بالا تمام اکابر اور ساتھیوں کی اس محنت کو مقبول و منظور فرمائے اور اسے ان سب کے حق میں توشہ آخرت بنائے۔ آمین

بحمد اللہ دورۂ ترجمہ قرآن کے انعقاد کے لئے تمام انتظامات اپنے اپنے وقت پر پایہ تکمیل کو پہنچے اور ڈاکٹر صاحب موصوف رمضان المبارک سے تین روز قبل یعنی ۲۷ دسمبر ۹۷ء کو کراچی تشریف لے آئے۔ اسی روز دورۂ ترجمہ قرآن کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے جامع مسجد خضراء صدر کراچی میں "عظمتِ قرآن" اور "عظمتِ صوم" کے موضوعات پر خطابات فرمائے۔ حاضری توقع کے مطابق نہیں تھی لیکن شہر کی فرقہ وارانہ کشیدگی اور امن و امان کے حوالے سے مخدوش صورت حال کے پیش نظر کافی حد تک مناسب تھی۔ ان موضوعات پر قبلہ ڈاکٹر صاحب بارہا خطاب فرما چکے ہیں لیکن اس بار آپ نے جس نئے انداز اور نئے دلائل سے موضوعات کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کیا تو اس پر سابق صدر انجمن زین العابدین جواد صاحب نے کیا خوب تبصرہ کیا کہ ؏

"اِک پھول کا مضمون ہو تو "ڈیڑھ" سو رنگ سے باندھوں"

۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو محترم ڈاکٹر صاحب نے مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی کراچی میں "تعارف قرآن" کے موضوع پر دو دو گھنٹے کے خطابات ارشاد فرمائے اور بالآخر ۳۰/ دسمبر کو وہ مبارک شب آن پہنچی جس کا بڑے دنوں سے انتظار تھا یعنی رمضان المبارک کی پہلی شب۔ اور پھر نفوس کو گرمانے' دلوں کو لرزانے اور تن بدن میں جوش ایمانی پیدا کرنے والے سعید و بابرکت سلسلے یعنی دورۂ ترجمہ قرآن کا آغاز ہو گیا۔ مسجد جامع القرآن وسیع و عریض شہر کراچی کے بالکل ہی کنارے یعنی ساحل سمندر پر واقع ہے

اور شہر سے یہاں تک رسائی کوئی آسان کام نہیں۔ اِسی لئے ترجمہ قرآن حکیم سننے کا ذوق و شوق رکھنے والوں کے لئے وابستگان دعوت رجوع اِلی القرآن نے شہر کے مختلف حصوں سے قرآن اکیڈمی پہنچنے کے لئے پانچ بسوں کا انتظام کر رکھا تھا۔ بہت سے حضرات و خواتین اپنے طور پر بھی محافل ترجمہ قرآن میں شرکت کے لئے آتے رہے۔ ہر شب ابتداء میں حضرات و خواتین کی تعداد ۴۰۰ سے متجاوز رہی تھی' البتہ شب کے آخری حصہ تک اس سے نصف کی تعداد میں حضرات و خواتین موجود رہتے تھے۔ ۶۲ حضرات و خواتین نے کلام ربانی کا ترجمہ پورے اہتمام و انہماک سے سننے کے لئے رب کریم کے اس گھر یعنی مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں مستقل ڈیرہ لگا دیا تھا۔ ان میں شہر کراچی کے علاوہ ملک کے دیگر حصوں اور بیرون ملک سے آنے والے حضرات و خواتین بھی شامل تھے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں' جو بموجب ارشاد نبی کریم ﷺ آتش دوزخ سے نجات کا عشرہ ہے' شرکاء کی تعداد دو سے ڈھائی چند ہو گئی تھی۔

ہر شب ترجمہ قرآن کا آغاز تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ہوتا تھا اور یہ سلسلہ ڈھائی بجے کے قریب اختتام پذیر ہوتا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی عمر باسعادت شمسی اعتبار سے ۶۶ برس ہونے کو ہے۔ کئی عوارض و معذوریاں ان کو لاحق ہیں لیکن اس سب کے باوجود محنت و مشقت اور استقامت کے اس کوہ ہمالیہ کا قرآن حکیم کے ساتھ شغف' ذوق و شوق اور الفت و محبت دیدنی اور قابل رشک تھا۔ پھر حاضرین کی کثیر تعداد اور ان کی طرف سے بڑی توجہ و انہماک کے ساتھ ترجمہ قرآن حکیم کی سماعت کے عالم نے ایسا سماں باندھ دیا تھا جس نے ڈاکٹر صاحب کے جذبات و احساسات کو اور جلا بخش دی تھی۔ ہر شب ہمت و عزیمت کے پیکر اس محب و خادم قرآن نے بیان القرآن کے لئے جس طرح چار سے پانچ گھنٹے کی مشقت برداشت کی اسے دیکھ کر بے ساختہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ ؏

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اُدھر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی آمد آمد تھی اور اِدھر مسجد جامع القرآن میں مسنون اعتکاف کی خواہش رکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

مسجد جامع القرآن باوجود اپنی کشادگی کے' تنگی داماں کی شکایت کرنے لگی اور مجبوراً اِعتکاف کے خواہش مند کئی حضرات سے معذرت کرنی پڑی۔ جن حضرات کو یہاں اعتکاف کی سعادت نصیب ہوئی ان کی تعداد ۱۴۸ تھی۔ اس کے علاوہ ۴۵ خواتین بھی معتکفین میں شامل تھیں۔ بعد ازاں مزید ۱۴ حضرات بھی نفلی اعتکاف کے لئے مسجد جامع القرآن تشریف لے آئے۔ کارکنان انجمن نے جس خوبصورتی سے معتکفین کے لئے حجرے بنائے تھے وہ ان کی حسن کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

دورۂ ترجمہ قرآن کی تکمیل ۲۶ویں شب میں ہوئی۔ اس شب حضرات و خواتین کی تعداد ۱۸۰۰ سے متجاوز تھی جو کارکنان انجمن کی توقعات سے کہیں زیادہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے ترجمۂ قرآن کی تکمیل فرمائی اور بفضلہٖ تعالیٰ صلوٰۃ التراویح میں ختم القرآن کے بعد شرکاء کو صاحب خیر حضرات کی طرف سے شیرینی کے علاوہ آخری پارہ کی انتہائی موثر اور دلسوز تلاوت کا کیسٹ ہدیۃً پیش کیا گیا۔ البتہ اس شب کا سب سے عظیم تحفہ بڑی خوب صورت طباعت میں وہ مسنون و ماثور دعا تھی جس میں نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے کمال عاجزی وانکساری کے اظہار اور رب کریم کو ان کے تمام اسمائے حسنیٰ کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ "اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِیعَ قَلْبِی —— وَ —— نُورَ صَدْرِی وَجَلَاءَ حُزْنِي ——وَ ——ذَھَابَ ھَمِّي وَغَمِّي" "اے اللہ تو قرآن کو بنادے —— میرے دل کی بہار —— اور —— میرے سینے کا نور —— اور میرے دکھ کا مداوا —— اور —— میرے تفکرات وغموں کا ازالہ"۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ اس دعا کو ہم سب کے حق میں بھی شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ختم القرآن کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے "دعوتِ قرآنی کا خلاصہ" کے موضوع پر اثر انگیز خطاب فرمایا اور دعوت قرآنی پر لبیک کہنے والوں سے تنظیم اسلامی کی رفاقت کے لئے مسنون و ماثور بیعت لی۔ بعد ازاں جب ڈاکٹر صاحب امام شافعیؒ کے طریقہ سے صلوۃ الوتر کی امامت کے لئے کھڑے ہوئے تو بے اختیار یہ شعر بار بار زبان پر آنے لگا کہ ؎

وہ وقت آیا کہ ہم کو قدرت ہماری سعی و عمل کا پھل دے
بتا رہی ہے یہ ظلمتِ شب کہ صبح نزدیک آ رہی ہے

صلوٰۃ الوتر کے آخر میں جب ڈاکٹر صاحب نے رقت آمیز دعا سے حاضرین کے وجود کو لرزایا' نفوس کو گرمایا اور قلوب کو تڑپایا تو ایسا محسوس ہوا کہ یہ گھڑی پورے ماہ کی محافل قرآنی کا نقطۂ عروج ہے' اور وہ وقت آگیا ہے کہ مالک ارض و سماء سے صیام و قیام کی سعادتیں حاصل کرنے والے لوگ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے عین مطابق پہلے عشرہ کی رحمتیں' دوسرے عشرہ کی بخششیں اور تیسرے عشرہ کی آتش دوزخ سے نجات کی خیرات کثیرات طلب کرلیں۔

دورۂ ترجمہ قرآن کے ساتھ ساتھ تراویح میں ترتیل کے ساتھ تلاوت قرآن کر کے حافظ مقبول صاحب نے واقعتاً نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ کا سماں پیدا کردیا تھا۔ پھر فجر اور عشاء میں جس طرح حافظ صاحب نے آیات قرانیہ میں پنہاں ملکوتی غناء اور صوتی آہنگ کو خوب خوب ظاہر و نمایاں کیا اس پر قلب کی گہرائیوں سے ان کے حق میں یہ دعا نکلی : اَللّٰھم زِدْہُ فَزِدْ !!

دورۂ ترجمہ قرآن کی ریکارڈنگ کے لئے برادرم آصف حمید اور ان کے کارکنان نے جس توجہ کے ساتھ محنت کی' دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اسے ان کے حق میں بہت بڑے صدقہ جاریہ کا سبب بنادے۔ اس پروگرام کے شرکاء کو مختلف سہولیات فراہم کرنے کے لئے برادرم عبدالرحمٰن ہنگورہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو جو انتھک محنت کرنا پڑی وہ بھی یقیناً حسابات خداوندی میں محفوظ ہو گئی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے امید واثق ہے کہ وہ ان سب کو اس کا اجر عظیم مرحمت فرمائیں گے۔

آخر میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی جملہ دینی مساعی کو مقبول و منظور فرمائے اور ہم سب کو ان جیسی استقامت عطا فرمائے تاکہ ان کی طرح عمر کے آخری حصہ میں ہم بھی کہہ سکیں کہ ؏

شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم!

(مرتب : انجینئر نوید احمد)